7

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۳ رجب ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۷۹

نہائت مبارک اور مسرت انگیز تقریب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نکاح کا اعلان

قادیان ۳۰ ستمبر۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں لکھا گیا تھا۔ آج صبح ۷ بجے بہ تقریب نکاح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ مسجد اقصےٰ میں اجتماع ہوا جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ایک مختصر خطبہ پڑھ کر ایک ہزار روپیہ مہر پر سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس کے بعد دعا کی گئی۔ خطبۂ نکاح درج ذیل کیا جاتا ہے

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ان آیات میں جو میں نے پڑھی ہیں۔ تقوےٰ کے واسطے خاص احکام ہیں۔ تقویٰ وہ چیز ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر ہے ؎

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے

قرآن کریم میں جس قدر تاکید تقوےٰ کے واسطے ہے۔ شائد ہی کسی امر کے متعلق ہو۔ اس لئے نکاح سے پہلے بھی تقوےٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ جب انسان کے دل میں اتقا ہو۔ نیت صاف اور نیک ہو۔ اور احکام الٰہی پر چلنے کی خواہش پائی جاتی ہو۔ تو یہی تقوےٰ ہے۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ مسجد مبارک میں رونق افروز تھے۔ میرے ہموطن یعنی بھیرہ کے رہنے والے ایک شخص نے جس کا نام اسلام تھا۔ اور جوان پڑھ تھا۔ رخصت ہونے کی اجازت طلب کی۔ اور عرض کیا۔ کہ حضور مجھے کوئی نصیحت فرمائیں آپ نے اسے فرمایا۔ تقوےٰ اختیار کرو وہ اگرچہ ان پڑھ تھا۔ مگر ہوشیار تھا کہنے لگا۔ حضرت تقوےٰ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جس بات میں دسواں حصہ بھی شبہ کا ہو۔ کہ شائد یہ ناجائز ہے اسے چھوڑ دو۔ یہ تقوےٰ ہے جس بات کے متعلق کچھ بھی شبہ ہو۔ کہ شائد یہ اچھی نہ ہو۔ خدا تعالےٰ کی ناراضی کا موجب ہو۔ احکام شریعت کے خلاف ہو۔ اسے چھوڑ دیا جائے۔ اور صرف ان باتوں کو اختیار کیا جائے۔ جن کے متعلق کامل طور پر مطابق شریعت اور اللہ تعالےٰ کی رضامندی کا موجب ہونے کا یقین ہو:۔

خطبۂ نکاح میں تقوےٰ کی آیات پڑھی جاتی۔ اور مسائل ونصائح بیان کئے جاتے ہیں۔ تاکہ فریقین نیکی وتقوےٰ اختیار کریں۔ نکاح کی بنیاد تقوےٰ اور پرہیزگاری پر ہے۔ پر میں وہ مسائل کس کے سامنے بیان کروں جس کے سامنے میں خود انتہائی عقیدت اور نیازمندی سے سر جھکاتا ہوں۔ مجھے یہ فخر عطا ہوا۔ کہ میں اعلانِ نکاح کروں۔ ورنہ میں کوئی نصائح اور مسائل بیان کرنے کے قابل نہیں ہوں کیونکہ ایک طرف حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب ہیں جنہیں میں بچپن سے جانتا ہوں۔ ان کا میں صرف ایک واقعہ بیان کرتا ہوں جس سے اندازہ ہو سکے گا۔ کہ وہ کس پایہ کے انسان ہیں۔ یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق رکھتا ہے۔ میرا کام ذکرِ حبیب ہے۔ اسی میں میری خوشی اور اسی میں میری زندگی ہے۔ میر صاحب کی پہلی شادی کے وقت کوئی بات تھی۔ جو حضرت نانا جان مرحوم نے آپ سے کہی۔ مگر وہ آپ کو پسند نہ تھی۔ نانا جان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور اسمٰعیل نہیں مانتا۔ یہ سنکر آپ نے فرمایا۔ میں لکھتا ہوں۔ مان جائے گا۔ اس وقت میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان میں نہ تھے۔ غالباً لاہور میں تھے۔ چنانچہ حضور نے لکھا۔ اور آپ مان گئے۔ یہ فقرہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلا۔ اس اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ جو حضور کو میر صاحب کی محبت اور اطاعت پر تھا۔ یہ ایک ایسا تمغہ ہے۔ کہ گو حکومت نے آپ کو خانصاحب کا خطاب دیا ہے۔ لیکن اگر K. C. S. I. کا خطاب بھی دے دیتی۔ یا اس سے بھی بڑھ کر تو وہ بھی اس کے سامنے ہیچ تھا۔ پس ایک طرف آپ ہیں۔ اور دوسری طرف خود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔ حضور کو بھی میں بچپن سے جانتا ہوں۔ وہ بچپن بھی عجیب تھا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ نماز میں آتے۔ اس زمانہ میں میں جوان تھا۔ اور مجھے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ساتھ رہنے کا ویسا ہی شوق تھا۔ جیسا کہ آج کل کے نوجوان حضرت امیر المومنین کے ساتھ رہنے کا شوق رکھتے ہیں۔ اس بچپن کے زمانہ میں میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو نمازوں میں روتے دیکھا۔ لوگوں نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت پر اعتراض کئے۔ یا بعض کے دلوں میں وساوس پیدا ہوئے۔ لیکن میری تو یہ حالت تھی۔ کہ ہمارے دوست

شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی گو اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں۔ مگر ان کو یاد ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد کوئی بات ان کو ناگوار گذری۔ وہ میرے پاس آئے۔ اور کہنے لگے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آج زندہ ہوتے تو ایسا نہ ہوتا۔ میں نے انہیں کہا آپ صبر کریں۔ جب صاحبزادہ صاحب خلیفہ ہوں گے۔ تو پھر وہی رنگ پیدا ہو جائے گا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت تھا۔ گویا اس زمانہ میں ہمارے قلوب شہادت دے رہے تھے۔ کہ آپ خلیفہ ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت میں نے عبرانی زبان سیکھی تھی۔ اس کی مقدس کتابوں میں یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا تھا۔ کہ پہلے مسیح نے تو شادی نہ کی تھی۔ مگر دوسرا مسیح شادی کرے گا۔ اس کے اولاد ہوگی۔ اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا ہم تو اس وقت سے ہی جانتے تھے۔ کہ آپ ضرور خلیفہ ہوں گے۔ بدقسمت ہیں وہ جنہوں نے آپ کی خلافت کا انکار کیا۔ آج خلافت کے برکات سورج کی طرح ظاہر ہو رہے ہیں۔ دنیا کے تمام ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے آج مشنری پھیلے ہوئے ہیں۔ اور اشاعت اسلام کا کام ایسے رنگ میں ہو رہا ہے۔ کہ اس کی نظیر اسلام کی گذشتہ ایک ہزار سالہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور یہ سب کچھ اس پاک وجود کی برکت سے ہو رہا ہے۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو سب کچھ اپنے پاس سے عطا کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کسی کے شاگرد نہ تھے۔ اسی طرح آپ بھی کسی کے شاگرد نہیں ہیں۔ بیشک آپ سکول میں پڑھتے رہے ہیں۔ مجھ سے بھی پڑھتے رہے ہیں۔ اس زمانہ میں میں ہیڈ ماسٹر تھا۔ یا مولوی شیر علی صاحب تھے۔ آپ اس زمانہ میں سکول میں پڑھتے تھے مگر ہر جماعت میں فیل ہوتے تھے۔ لیکن ہم پھر بھی اگلی جماعت میں چڑھا دیتے تھے۔ اس لئے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند ہیں۔ آپ نے مڈل کا امتحان دیا۔ اور میں ساتھ گیا۔ اس میں بھی آپ فیل ہوئے۔ پھر انٹرنس کا دیا۔ اس میں بھی فیل ہوئے۔ مگر آج آپ کا جو علم ہے۔ جو عرفان ہے۔ جو قوت ہے جو شجاعت ہے۔ جو تقویٰ ہے جو طہارت ہے یہ سب خداداد ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہی آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ اور اسی نے اسے چلانے کے لئے ہر قسم کی قوتیں اور طاقتیں عطا کیں۔ اور خدا ہی آپ کے سب کام کر رہا ہے۔ ہر شعبہ کے متعلق اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایسے علوم عطا کئے ہیں کہ جو علوم لدنی ہیں۔ چند روز ہوئے۔ لاہور سے ایک بیرسٹر صاحب یہاں آئے۔ جو لیبر ممبر ہیں انہیں لیبر کے متعلق اپنی معلومات پر گھمنڈ تھا۔ کیونکہ ساری عمر وہ اس موضوع پر کتب کا مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ وہ جب حضور سے مل کر آئے۔ تو میں نے پوچھا بتایئے ملاقات ہوگئی۔ اس پر وہ کہنے لگے۔ کہ میں تو حیران ہوگیا ہوں۔ حضرت صاحب نے اس موضوع پر ایسی ایسی کتب کا ذکر کیا ہے۔ اور ایسے معلومات کا اظہار کیا ہے۔ جن کی مجھے خبر نہ تھی۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ ہر شعبہ میں حضور کی معلومات اسی طرح وسیع ہیں۔ پس ایسے وجود کے سامنے میں کیا عرض کر سکتا ہوں:۔

ہاں ایک بات تعدد ازدواج کے متعلق کہہ دیتا ہوں۔ اس بارہ میں بھی ہماری جماعت کے دوستوں کو حضور کی اقتدا کرنی اور حضور کے نمونہ پر چلنا چاہیئے۔ میں اپنی معلومات اور تجربہ کی بناء پر جانتا ہوں۔ کہ احمدیوں کے لئے لڑکیوں کے رشتے تلاش کرنے میں بہت سی دقتیں ہیں۔ اس کا علاج ایک یہ بھی ہے۔ کہ تعدد ازدواج کو جاری کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ بعض عورتیں اسے ناپسند کرتی ہیں۔ اور اسی طرح بعض مرد بھی اس بات کو برا سمجھتے ہیں۔ کہ کسی ایسی جگہ اپنی لڑکی کی شادی کریں۔ لیکن یہ قرآن کریم احادیث نبوی اور خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے خلاف ہے۔ کہ ایسا خیال کیا جائے۔ جس امر کو خدا نے جائز قرار دیا اُسے ناجائز کہنا گناہ ہے۔ جو عورتیں اسے ناپسند کرتی ہیں۔ وہ دعا کریں۔ تو اللہ تعالےٰ ان کے حالات کو بہتر بنا سکتا ہے۔ ولایت میں ایک نوجوان لیڈی میرے زیر تبلیغ تھی۔ میں نے اسے نصیحت کی۔ کہ شادی کر لو۔ اس نے کہا کہ I don't believe in marriage میں نے اسے کہا۔ اگر تمہاری والدہ بھی اسی عقیدہ کی ہوتیں۔ تو تمہارا وجود کس طرح دنیا میں ہوتا۔ اس پر وہ ہنس پڑی۔ یہ فرائض ہیں۔ جو خدا تعالےٰ نے مقرر کئے ہیں۔ اور ان کا ادا کرنا ضروری ہے۔

امریکہ میں میں نے ایک نوجوان عورت کو شادی کرنے کی نصیحت کی۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ تم مرد عورتوں کو بچے پیدا کرنے کی مشینیں سمجھتے ہو۔ میں نے اسے جواب دیا۔ کہ یہ صحیح نہیں۔ میں عورت کو اس سے بہت بلند سمجھتا ہوں۔ لیکن یہ عورتوں کا ہی فرض ہے۔ اگر وہ اسے ادا کرنا چھوڑ دیں۔ تو کیا مرد ادا کریں گے۔ پس اللہ تعالےٰ نے مردوں اور عورتوں کے لئے جو فرائض مقرر کئے ہیں۔ اگر وہ خدا کی رضا پر چلتے ہوئے انہیں ادا کرتے چلے جائیں۔ تو سب کے لئے ثواب کا موجب ہو:۔

جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ مسائل کی طرف جانے کی مجھے ضرورت نہیں۔ فریقین مجھ سے بہت بہتر جانتے ہیں۔ اس لئے اس مختصر سی تقریر پر میں خطبہ ختم کرتا ہوں۔ اور اعلان نکاح کرتا ہوں:۔

اسی دن نماز عصر کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی پچاس کے قریب اصحاب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دعا میں شریک ہونے سے معمور فرمایا۔ جو حضور کے ہمراہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ ڈیڑھ سو کے قریب اصحاب کو حضرت میر صاحب نے دعوت دی تھی۔ سب اصحاب کی چائے مٹھائی اور پھلوں سے تواضع کی گئی۔ دعا کے بعد یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی:۔

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

مقامی جماعت احمدیہ قادیان کا یوم التبلیغ

۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء کا یوم التبلیغ مقامی جماعت احمدیہ نے بڑے شاندار طریقے سے منایا۔ یوم التبلیغ سے قبل محلہ جات کے سکرٹریان تبلیغ کو مختلف جہات کے دیہات تقسیم کر دیئے گئے تھے۔ کہ وہ ان میں وہاں کی آبادی کے لحاظ سے مبلغ بھیجنے کا انتظام کریں۔ ہر سکرٹری تبلیغ نے اپنے محلہ کے احمدیوں کے گروپ بنائے۔ اور ہر گروپ کا ایک امیر مقرر کیا گیا۔ اور گرد کے آٹھ دس میل کے حلقہ کے دیہات میں تبلیغ کے لئے گروپ بھیجے گئے۔ ہر محلہ کے اصحاب صبح سات بجے اپنے محلہ کی مسجد میں جمع ہوئے۔ اور دعا کے بعد اعلائے کلمۃ الحق کے لئے رخصت ہوئے۔ تبلیغی گروپ ۵۳ تھے۔ جنہوں نے ۸۰ دیہات میں تبلیغ کی۔ ہر گروپ کو تقسیم کرنے کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں ٹریکٹ اور اشتہارات بھی دیئے گئے۔ جنکو انہوں نے اہتمام کے ساتھ تعلیم یافتہ لوگوں میں تقسیم کیا۔ آٹھ سو کے قریب اصحاب نے اس دن اردگرد کے دیہات میں تبلیغ کی جن میں سے بعض احباب سائیکلوں پر گئے۔ بعض احمدی خواتین نے قصبہ کی غیر احمدی عورتوں کو گھروں میں بلا کر تبلیغ کی۔ بعض اصحاب کو قصبہ کے لوگوں میں تبلیغ کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔ نیز گھروں اور دوکانوں کی حفاظت کے لئے ایک کافی تعداد پہرہ پر مقرر کی گئی۔ غرض مقامی جماعت احمدیہ قادیان نے ہر قسم کا کاروبار بند کر کے اس دن نہایت شاندار طور پر اور نہایت سرگرمی کے ساتھ تبلیغ کی۔ جس میں

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام	ضلع
۱	علم دین صاحب	ضلع ہوشیارپور
۲	خوشی محمد صاحب ولد اللہ دتہ صاحب	گوجرانوالہ
۳	خوشی محمد صاحب ولد پیر محمد صاحب	"
۴	علی محمد صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۵	سردار بی بی صاحبہ	"
۶	معراج الدین صاحب	"

موعود مسیح کی بعثت کا زمانہ

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

(المسیح الموعود)

ازالۂ اوہام کے بعض حوالے

کوئٹہ سے ایک غیر احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ازالۂ اوہام کی بعض عبارات پیش کر کے لکھا ہے۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ بعض علامات کا آپ اپنے اوپر پُورا نہ ہونے کا اقبال کرتے۔ اور ان علامات کے مصداق موعود کا کسی آئندہ زمانہ میں آنا تسلیم کرتے ہیں۔ تو کوئی شخص آپ کی صداقت کا کس طرح قائل ہو سکتا ہے۔ مثلاً آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"۱۔ میرا یہ دعوےٰ نہیں۔ کہ دمشق میں کوئی مثیلِ مسیح پیدا نہ ہوگا۔ ممکن ہے کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے"

"۲۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح آ جائے۔ جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آ سکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دُنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا"

موعود مسیح ایک ہی ہے

ان حوالجات سے جو استنباط کیا گیا ہے وُہ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ ان سے اگر کوئی بات ثابت ہوتی ہے۔ تو یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک آپ کے بعد بھی مثیل مسیح آ سکتے ہیں۔ مگر اس سے یہ کس طرح لازم آ گیا۔ کہ آپ خود مسیح موعودؑ نہیں۔ یا نعوذ باللہ آپ کو اپنے دعوےٰ میں شبہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں وضاحتاً فرما چکے ہیں:۔

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دمِ اوبے شمار

پھر ازالۂ اوہام میں ہی اس قسم کے مثیلوں کا دُنیا میں آنا خدا تعالےٰ کا ایک عام قانون بتاتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں اس سے انکار نہیں۔ کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آئے۔ **کیونکہ نبیوں کے مثیل ہمیشہ دُنیا میں ہوتے رہتے ہیں** بلکہ خدا تعالےٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی" (ص۱۵۵ طبع اول)

پس پیش کردہ حوالجات میں خدا تعالےٰ کے اسی عام قانون کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے۔ مگر مثیل مسیح ہزاروں ہوں۔ موعود مسیح صرف ایک ہی ہے۔ یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اسی لئے آپ نے ازالۂ اوہام میں فرما دیا۔

"اس زمانہ کے لئے میں مثیل مسیح ہوں۔ اور دوسرے کی انتظار بے سُود ہے" (ص۱۹۹)

پھر فرمایا:۔

اینکہ مے گوئی کہ حسبِ بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بہ منبرم
موعودم و بحلیۂ ماثور آمدم
حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم
رنگم چو گندم است و بمو فرق بین است
زانساں کہ آمد است در اخبار سرورم

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بھی مثیل مسیح بلکہ دیگر انبیاء کے مثیل آتے رہیں گے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام "موعود مسیح" ہیں۔ اور ازالۂ اوہام میں آپ نے اپنے موعود مسیح ہونے سے قطعاً انکار نہیں کیا۔

موعود مسیح کی علامات

باقی رہا یہ کہنا۔ کہ ان سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بعض علامات صادق نہیں آتیں۔ مثلاً دمشق میں آنا۔ یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک میں مدفون ہونا۔ سو یہ استدلال بھی باطل ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی متعدد تصانیف میں ان امور پر کافی روشنی ڈالی ہے اور آپ نے ثابت کیا ہے۔ کہ دمشق میں نزول مسیح۔ اور یدفن معی فی قبری کا وُہ مفہوم نہیں۔ جو مخالف سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ احادیث بعض اور حقائق کی حامل ہیں ازالۂ اوہام میں آپ نے جو لکھا۔ وُہ امکانی طور پر ہے۔ نہ قطعی رنگ میں۔ اسی لئے بار بار آپ نے "ممکن ہے" کے الفاظ استعمال فرمائے جن سے ظاہر ہے۔ کہ آپ اس قسم کے مثیل مسیح کی آمد قطعی رنگ میں بیان نہیں فرما رہے بلکہ اس امر کا ذکر کر رہے ہیں۔ کہ ممکن ہے یہ پیش گوئی ظاہری رنگ میں بھی پُوری ہو جائے۔ لیکن ممکنات کے متعلق یہ ایک تسلیم شُدہ اصل ہے۔ کہ وُہ غلط بھی ہو سکتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں آپ نے اپنی مسیحیت و مہدویت کو پُرزور دلائل اور قطعی معجزات کے ثبوت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جب ایک پیشگوئی کے متعلق چمکتے ہُوئے براہین کے ساتھ یہ ثابت ہو جائے۔ کہ وُہ پوری ہو چکی۔ تو ممکنات کے چکر میں پھنس جانا کوئی عقلمندی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مسیحیت کو درجنوں کتب بیسیوں اشتہارات اور سینکڑوں تقریروں میں اس قدر زور کے ساتھ اور اتنی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور اس کے متعلق دلائل کا اتنا انبار لگا دیا ہے۔ کہ اس کو دیکھ کر یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا کہ انہی پیشگوئیوں کے ماتحت کسی اور موعود کا انتظار دمشق یا کسی اور جگہ ممکن ہے۔

صدی کے سر پر بعثتِ مسیح موعود

پھر کہا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعض کتب میں جو یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ احادیث صحیحہ میں آیا تھا مسیح موعود صدی کے سر پر آئیگا۔ اور وُہ چودھویں صدی کا امام ہوگا۔ یہ درست نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا کسی حدیث میں بیان نہیں کیا۔ اس کے متعلق حسب ذیل حوالجات کا مطالعہ کرنا چاہیئے:۔

۱۔ امام محمد پارسائی کی کتاب فصل الخطاب کے ص۷۶۸ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔ ابشروا ثلاث مرات۔ انما مثل امتی کمثل غیث لا یدری اٰخرہ خیر ام اولہ وکیف یہلک امۃ انا اولہا و اثنا عشر خلیفۃً من بعدی والمسیح اٰخرہا۔ یعنی اے صحابہ خوشی مناؤ۔ خوشی مناؤ۔ خوشی مناؤ کہ میری امت کی مثال ایک زوردار بارش کی طرح ہے جس کے متعلق یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اسکی ابتدا اچھی ہے۔ یا انتہاء اور وُہ امت ہلاک کس طرح ہو سکتی ہے جس کے شروع میں مَیں ہوں اور پھر بارہ خلفاء ہوں۔ اور آخر میں مسیح موعودؑ ہو۔ اس حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وضاحتاً بتا دیا ہے۔ کہ مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ تیرھویں صدی کا اختتام اور چودھویں صدی کا ابتدا ہوگا۔ کیونکہ پہلی صدی میں تجدید دین کا کام خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ اس کے بعد ہر صدی کے سر پر مجدد آیا اور چودھویں صدی میں مسیح موعود کی بعثت ہوئی

۲۔ پھر مسیح موعود کا زمانہ معین کرتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الآیات بعد المائتین (مشکوٰۃ ص۴۷۱ مطبوعہ مجتبائی) کہ دیگر آیات قرب قیامت اور مسیح موعود کے ظہور کا وقت بارھویں صدی کے بعد ہے چنانچہ ملا علی قاری بھی لکھتے ہیں:۔

ویحتمل ان یکون اللام فی المائتین للعہد ای بعد المائتین بعد الالف وھو وقت ظہور المہدی وخروج الدجال ونزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وتتابع الآیات من طلوع الشمس من مغربہا وخروج دابۃ الارض وظہور یاجوج وماجوج وامثالہا۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ ص۱۸۵)

یعنی المائتین کا الف لام عہد کا بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں حدیث کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ بارہ سو سال کے بعد یہ نشانات ظہور پذیر ہوں گے۔ اور مہدی کے ظہور، مسیح موعود کے آنے دابۃ الارض کے نکلنے اور یاجوج ماجوج وغیرہ کے خروج کا یہی وقت ہوگا۔

۳۔ مشکوٰۃ کتاب العلم میں یہ حدیث آتی ہے۔ کہ ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ اس کے ایک معنی تو یہ ہیں۔ کہ ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث ہوگا۔ لیکن اس کے علاوہ اس حدیث کے یہ معنی بھی ہیں کہ جب تمام صدیوں کے سر جمع ہوں گے۔ تو اس وقت ایک خاص مامور مبعوث ہوگا۔ جو دین کی تجدید کرے گا۔ مؤخر الذکر معنوں کے رو سے چودھویں صدی ہی اس مجددِ اعظم کے لئے قرار پاتی ہے۔ کیونکہ اس صدی پر تمام صدیوں کے سر جمع ہو گئے ہیں۔

۴۔ خدا تعالےٰ نے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم کے ذریعہ یہ وعدہ فرمایا تھا کہ سلسلہ محمدیہ کے خلفاء سلسلہ موسویہ کے خلفاء کے مشابہ ہوں گے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام یہودیوں کی تاریخ کے مطابق ۲۳۶۵ ہبوط آدم میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۲۰ برس کی عمر پاکر ۲۴۸۸ میں فوت ہوئے۔ اس کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش ۳۷۶۰ میں ہوئی گویا حضرت موسےٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ۱۲۷۲ برس کا فاصلہ ہے۔ پس جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تیرھویں صدی کے آخر میں حضرت مسیح ناصری مبعوث ہوئے۔ اسی طرح ضروری تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو سال بعد مسیح موعود کی بعثت ہوتی۔

۵۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم کہہ کر تین صدیوں کو مبارک قرار دیا اور اس کے بعد کے زمانہ کے متعلق فرمایا ثم یفشو الکذب۔ یعنی پھر تاریکی پھیل جائے گی اس کے مقابلہ میں قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔ یعنی ہزار سال کی تاریکی کے بعد اللہ تعالےٰ کا کلام اترتا ہے۔ اس لحاظ سے پہلی تین صدیاں مستثنیٰ کرکے چودھویں صدی میں لیلۃ القدر کا آنا۔ یعنی مسیح موعود کی بعثت ضروری تھی۔

۶۔ ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ میں بھی یہ پیشگوئی موجود ہے۔ کہ چودھویں صدی میں جب مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو جائے گی۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت اسی رنگ میں آئے گی۔ جس رنگ میں پہلے آئی۔

۷۔ حافظ برخوردار نے اپنی انواع میں لکھا ہے ؂

پچھے ہک ہزار دے گذرن ترن سو سال
عیسیٰ ظاہر ہوسیا کرسی عدل کمال

۸۔ حجج الکرامہ میں لکھا ہے۔ حاصل ایں قول آنست کہ مدت دنیا ہفت ہزار سال است۔ وبعثت آنحضرت مثلاً در اول مائۃ سادس از الف سادس شدہ۔ پس باقی از زمانِ آنحضرت تا قیامت ساعت یک ہزار پانصد سال باشد۔ منجملہ آں قریب سیزدہ صد سال تا امروز گذشتہ و باقی از پانصد دو صد سال است و دراں ایں ہمہ اشراط کبریٰ بظہور رسد۔ ومقدمہ ایں اشراط ظہور مہدی است۔ پس تواں گفت کہ دریں دہ سال از زمانہ ثالث عشر باقی است ظہور کند یا بر سر صد چہاردہم (ص ۳۹۳) یعنی عمر دنیا سات ہزار سال ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت چھٹے ہزار کے چھٹے سو کے ابتداء میں ہوئی۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر قیامت تک پندرہ سو سال کا زمانہ رہتا ہے۔ اس میں سے تیرہ سو سال کے قریب زمانہ گزر چکا ہے۔ اور پندرہ سو سال میں سے صرف دو سو سال باقی ہیں۔ ان دو سو سال میں بڑی بڑی علامات قرب قیامت کی ظاہر ہوں گی۔ جن کا مقدمہ ظہور مہدی ہے۔ پس تیرہ سو سال میں سے جو دس سال باقی رہتے ہیں۔ انہی میں یا چودھویں صدی کے سر پر مسیح موعود مبعوث ہوگا۔

۹۔ پھر فرماتے ہیں۔ " بر سر مائۃ چہاردہم کہ دہ سال کامل آنرا باقی ست۔ اگر ظہور مہدی علیہ السلام ونزولِ عیسیٰ صورت گرفت۔ پس ایشاں مجدد و مجتہد باشند۔" (ص ۱۳۹) یعنی اگر چودھویں صدی کے سر پر جس میں ابھی دس سال باقی رہتے ہیں۔ مسیح و مہدی کا ظہور ہو گیا۔ تو وہ اس صدی کے مجدد ہوں گے۔

(۱۰) بخاطر مے رسد کہ شاید بر سر صد چہاردہم ظہور وے اتفاق افتد (ص ۳۹۵)۔ یعنی میرے دل میں یہ گزرتا ہے۔ کہ شاید چودھویں صدی کے سر پر مہدی علیہ السلام مبعوث ہوں گے۔ و زمانہ من انشاء اللہ تعالےٰ ہمسال زمانہ اوست اگرچہ تعیین وقت صحیح نہ شد اما لابد اقرب ست از زمانِ وے وکل ما ھو آت قریب (ص ۳۶۵) اور میرا زمانہ زمانہ مہدی کے بالکل متصل ہے۔ اگرچہ صحیح وقت کی تعیین نہیں کی جاسکتی۔ مگر بہرحال مہدی کا آنا بالکل قریب ہے۔

۱۱۔ کواکب دریہ ص ۱۵۵ میں حکیم سید محمد حسن صاحب مرحوم لکھتے ہیں۔ " مہدی کے ماں کے پیٹ میں آنے کی شب میرے حساب سے ہے۔ جو عشق کے عدد تیرہ سو شمسی کرتا ہوں۔ پس ان کی تشریف آوری ۲۱ سال بعد یعنی ۱۳۲۱ھ میں ہونے والی ہے۔"

۱۲۔ حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب ولی نے بھی ؂

غین و رے سال چوں گذشت از سال
بوالعجب کاروبارے بینم

میں ۱۲ صدیوں کے بعد دنیا کے بگڑنے کا ذکر کیا ہے۔ اور فسق و فجور کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے ؂

غم مخور زانکہ من دریں تشویش
خرمی وصلِ یارے بینم

یعنی ان حالات کو دیکھ کر غم نہ کرنا کیونکہ انہی کے نتیجہ میں میں خدائے ذوالجلال کی وصال کی خوشخبری دیکھ رہا ہوں۔ اور وہ خوشخبری جیسا کہ ان کے بعد کے اشعار سے ظاہر ہے مسیح موعود کی بعثت تھی۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث بزرگان سلف کے کشوف اور اکابرین ملت کی شہادتیں سب اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ تیرھویں صدی کا آخر اور چودھویں صدی کا ابتداء ہوگا۔ اسی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ کیا۔ اور اپنی صداقت کو خدا تعالےٰ کے روشن نشانات کے ذریعہ ثابت کیا۔ مگر افسوس ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کو اپنا شیوہ بنایا اور ان لوگوں کی صف میں شامل ہونا انہوں نے پسند کیا۔ جن کے متعلق قرآن مجید یہ فرماتا ہے۔ کہ فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ۔

انجمنہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کو اطلاع

تقریباً دو ماہ سے تمام جماعتیں اخبار الفضل میں نیشنل لیگ کی اہمیت اور قیام کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات پریذیڈنٹ صاحب وسکرٹری صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کے اعلانات و ہدایات کے علاوہ خود ہماری اطلاعات بھی پڑھ رہے ہیں۔ مگر کئی جماعتوں نے ہمیں اپنے ہاں کی نیشنل لیگ کے قیام کے متعلق ابھی تک اطلاع نہیں دی۔ لہٰذا پھر لکھا جاتا ہے۔ کہ برادران اٹھو۔ اور احمدیت کی عزت وناموس کے لئے ہر قربانی کرنے کو تیار ہو جاؤ۔ اپنے اپنے ہاں نیشنل لیگ قائم کرکے ہمیں فوراً فہرست ممبران۔ رضا کاران اور عہدیداران بھیجو۔ جن جماعتوں کی مکمل فہرستیں ایک ہفتہ کے اندر اندر نہ پہنچیں گی۔ ان کے پاس میں خود آؤنگا اور میرا خرچ ان کے ذمہ ہوگا۔ تمام فہرستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آئیں۔

عبد الرحمٰن احمدی اسسٹنٹ سکرٹری نیشنل لیگ
مسجد احمدیہ۔ محلہ باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ

تبلیغ اسلام بیرون ہند

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

مولوی مبارک احمد صاحب مولوی فاضل احمدی مبلغ افریقہ نے حال میں ایک مفصل تبلیغی رپورٹ ارسال کی ہے جس کا ضروری خلاصہ احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

قبول احمدیت

عرصہ زیر رپورٹ میں چار نئے اصحاب سلسلۂ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں الحمد للہ بابو غلام محمد صاحب ایک عرصہ سے زیر تبلیغ اور سلسلہ احمدیہ کی تحقیق میں مصروف تھے۔ آپ نے سلسلہ کے بہت سے لٹریچر کا مطالعہ کیا۔ طبیعت میں سعادت تھی۔ خدا تعالے نے فضل کیا۔ اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی آپ کے تین صاحبزادے بھی داخل احمدیت ہو گئے۔ آپ حال ہی میں تیس سال کی ریلوے ملازمت کے بعد ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ دشمنانِ احمدیت نے ان سے بائیکاٹ وغیرہ کر دیا ہے۔ اور سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ لیکن وہ بخوشی ان تکالیف کو برداشت کر رہے ہیں۔ اور احباب سے دعا کے ملتجی ہیں۔

تبلیغی سفر

عرصہ زیر رپورٹ میں Bombo جانے کا موقعہ ملا۔ بمبو کے مسلمانوں اور دوسرے باشندوں نے محبت و حسن سلوک کا مظاہرہ کیا۔ ایک جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار نے اسلام کی خوبیوں پر تقریر کی۔ جس میں احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے متعلق بھی مختصر طور پر بیان کیا۔ بمبو سکول کے طالب علموں نے گجراتی زبان میں خوش آمدید کے گیت گائے۔ بمبو کے مسلمانوں نے تمام باشندوں کو دعوتِ چائے دی اور سکول کے طالبعلموں میں رومال تقسیم کئے۔

گذشتہ ماہ Masaka جانے کا اتفاق ہوا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوٰی کے متعلق مختصر سی تقریر کی۔ یہاں سے واپسی پر جنجہ گئے۔ اور جمعہ کی نماز Ripponfall پر جو دریائے نیل کا منبع ہے ادا کی۔

دریائے نیل کا منبع

یہاں پر یہ بیان کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ جھیل وکٹوریا دنیا کی بہت بڑی جھیلوں میں سے ایک ہے۔ اس کا رقبہ تقریباً پنجاب کے رقبہ کے برابر ہے۔ جنجہ کے بالکل قریب ہے۔ اس جھیل سے ایک آبشار گرتا ہے۔ جسے Rippon Fall کہتے ہیں۔ یہ اس زور سے گرتا ہے۔ کہ دیکھنے والا خیال کرتا ہے۔ شاید تھوڑی ہی دیر میں جھیل کا پانی ختم ہو جائے۔ مگر ہزاروں سال سے اسی حالت میں ہے۔ اور جھیل بھی ویسی کی ویسی ہی ہے۔ اس آبشار سے گر کر پانی دریا بن جاتا ہے۔ جسے نیل کہتے ہیں۔ اس کے ارد گرد گول پہاڑیوں کا سلسلہ ہے۔ جنھیں جبل القمر کہا جاتا ہے۔ علم و عقل سے کورے ملاؤں نے جب یہ سُنا کہ دریائے نیل کا منبع جبل القمر ہے۔ تو یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ چاند میں جو پہاڑیاں ہیں۔ ان سے دریائے نیل نکلتا ہے۔ کیونکہ جبل القمر کے لفظی معنی ہیں۔ چاند کی پہاڑیاں حالانکہ عربوں نے ان کی گولائی کو دیکھکر ابتداءً ان پہاڑیوں کا نام جبل القمر رکھا۔ اور اس وجہ سے حقیقتاً سب سے پہلے عرب ہی ہیں جنہوں نے منبع نیل دریافت کیا۔ لیکن بد قسمتی سے مسلمانوں کی دیگر تحقیقاتوں کی طرح یہ بھی آج دوسروں کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ اور دریائے نیل و منبع کا دریافت کرنے والا اب Speke نامی ایک سیاح سمجھا جاتا ہے۔

ٹوویلی ہال میں تقریر

گذشتہ ماہ خاکسار کی ایک تقریر ٹوویلی ہال میں زیر صدارت مسٹر دادیا اخوت کے موضوع پر ہوئی۔ خدا کے فضل سے تقریر سننے کے لئے شرفاء۔ تعلیمیافتہ اور سمجھدار طبقہ آیا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر ہوئی۔ جس میں مَیں نے اس موضوع پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے پوری روشنی ڈالی۔ اور ضمناً احمدیت کا بھی ذکر کیا۔ تقریر بہت پسند کی گئی۔

معززین سے ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل ملاقاتیں قابلِ ذکر ہیں:-

۱۔ مسز سائبل ایک یوروپین لیڈی ہیں۔ جو بہت سا اسلامی لٹریچر لیکر مطالعہ کر چکی ہیں۔ گذشتہ ہفتہ مسز سائبل نے ڈاکٹر فضل الدین صاحب کو اپنے مکان پر بلایا۔ اور کہا۔ کہ میں آپ کو ایک تحفہ دینا چاہتی ہوں۔ جو میرے پاس پچاس سال سے ہے۔ اور میرے خاوند نے مجھے دیا تھا۔ اور میں عرصہ سے اس تلاش میں تھی۔ کہ کسی ایسے مسلمان کو دوں۔ جو اس کی صحیح طور پر قدر کر سکے۔ چنانچہ اس نے غلافِ کعبہ کا ایک ٹکڑا ڈاکٹر صاحب کو دیا۔

۲۔ مسٹر بجس اور مسز بجس کو گذشتہ ہفتہ ڈاکٹر لعل الدین احمد صاحب نے چائے پر بلایا مسز بجس سر البرٹ کک کی لڑکی ہیں۔ اور یہاں پرائیویٹ پریکٹس کرتی ہیں۔ ان سے بھی اچھی طرح تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔

۳۔ Mr Mitchel اسسٹنٹ ڈائرکٹر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ گذشتہ ماہ رخصت پر انگلستان گئے۔ ڈاکٹر احمد صاحب اور میں انہیں سٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے گئے۔ اور Ahmadia Movement اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائف مصنفہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے مطالعہ کیلئے دیں۔ اور لنڈن مسجد میں جانے کی تحریک کی۔

ان ملاقاتوں کے علاوہ اور بھی مختلف لوگوں سے ملاقاتیں کرنے کا موقعہ ملا۔ بعض علاقوں کے چیفس اور عرب علماء سے بھی ملاقات ہوئی۔ بہت سا عربی لٹریچر مثلاً (۱) لجۃ النور (۲) اعجاز احمدی (۳) استفتاء عربی (۴) رسالہ البشریٰ مصری (۵) تحفہ پرنس آف ویلز انگریزی (۶) البیان الصریح فی اثبات وفاتِ مسیح (۷) احمدیہ موومنٹ لیکچر لنڈن بھی تقسیم کیا گیا۔ بجز جلالت ہز ایکسیلنسی گورنر یوگنڈا۔ چیف سیکرٹری۔ ہر ایک ضلع کے ڈپٹی کمشنر۔ پولیس کمشنر اور ہر ایک محکمہ کے ہیڈ اور دیگر عہدیداروں کو بذریعہ ڈاک روانہ کیا۔ نیز کونسل کے ممبروں۔ بیرسٹروں اور دوسرے معززینِ علاقہ میں تقسیم کیا۔

احمدیہ فضل لائبریری کا قیام

عرصہ زیر رپورٹ میں ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب کی دوکان کے ساتھ ایک کمرہ میں لائبریری قائم کی گئی ہے۔ ڈاکٹر فضل دین صاحب نے کتابوں کا بہت سا سٹاک لائبریری کو عطا فرمایا۔ اور وعدہ کیا ہے کہ سلسلہ کی جو کتب اس سٹاک میں موجود نہ ہوں۔ وہ قادیان سے ان کے حساب میں منگوا لی جائیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء اسی لائبریری کے کمرہ میں خاکسار نے اپنا تبلیغی دفتر بھی کھول دیا ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد ہندوؤں مسلمانوں اور دیسی لوگوں سے تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔

احمدیہ مشن ہاؤس یوگنڈا

۱۳ر جولائی جماعت کا ایک ضروری اجلاس ہوا۔ جس میں واضح کیا گیا۔ کہ احمدیہ مسجد کا اس رنگ میں قائم کرنا جو یوگنڈا کے لئے آئندہ مستقل طور پر مشن ہاؤس کا کام دے ضروری ہے۔ سب نے متفقہ طور پر اس تحریک پر لبیک کہی۔ اور ہر قسم کی امداد دینے کا فیصلہ کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ابتدائی امور اور زمین کے موزوں موقعہ پر حصول کے لئے مکرمی ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب اور مکرمی ملک نصر اللہ خانصاحب کو مقرر کیا گیا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ بہت جلد اس کے متعلق عملی کوشش شروع ہو جائے گی۔

زلزلہ فنڈ

۱۳ر جولائی کے اجلاس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی تحریک متعلق امداد برائے مصیبت زدگان کوئٹہ جماعت کے سامنے پیش کی گئی۔ اور اسی وقت سب دوستوں نے چندہ لکھوایا۔ اور تمام چندہ ۱۵۴ شلنگ ہو چکا ہے۔ کینیا کالونی کی جانب سے زلزلہ فنڈ وصول کرنے کیلئے نیروبی کے جنرل سکرٹری ریکورٹی ال کو لکھا گیا ہے۔ امید ہے۔ وہ اپنے اخلاص کے پیش نظر بنی نوع انسان کی ہمدردی میں فراخدلی سے حصہ لیں گے۔

احرار لیڈری کے گمشدہ موتی کی تلاش میں

اب اُسے ڈھونڈھ چراغِ رُخِ زیبا لیکر

صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے حال ہی میں اپنے آپ کو گرفتاری بلکہ پھانسی کے لئے پیش کرنے کا جو ڈھونگ رچایا تھا۔ اور جس پر ہم ایک گزشتہ پرچہ میں کافی روشنی ڈال چکے ہیں۔ اس کا ذکر احرار کے ثناخواں "احسان" نے جس رنگ میں کیا ہے۔ وہ بھی اس قابل ہے۔ کہ ناظرین کے مطالعہ میں لایا جائے۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ احرار کی بے ڈھنگی چالوں اور شرمناک فریب کاریوں نے ان لوگوں کو بھی ان سے سخت متنفر اور بددل کر دیا ہے۔ جن کی زندگی احرار کے گن گانے پر منحصر تھی۔ اور جو ان کی خاطر خود فریب کاریوں سے کام لیتے رہے ہیں۔ یعنی کارکنان اخبار "احسان" "احسان" نے اپنے ۲۷ ستمبر کے پرچہ میں حسب ذیل افتتاحیہ شائع کیا ہے۔

کل ۲۳ ستمبر کو باغ بیرون دروازہ میں مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلس احرار اسلام ہند نے ایک پرشور جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے جس شجاعت بسالت اور تہور کا اظہار کیا۔ وہ اس عقل کے معیار کے یکسر منافی تھا۔ جس کی تلقین اس مجلس کے زعما مسلمانوں کو اس وقت سے کر رہے ہیں۔ جب سے مسجد شہید گنج کا قضیہ نامرضیہ شروع ہوا ہے۔

اس سے نمکی کے بعد جو زعمائے احرار نے اس اہم ترین دینی و ملی مسئلہ میں گذشتہ دو ڈھائی ماہ کے اندر دکھائی۔ یہ شورا شوری عامۃ المسلمین اور عامۃ الناس کے لئے بلاشبہ موجب تعجب ہوگی۔ اور اس کے دو ہی معنی لئے جائیں گے۔ ایک یہ کہ زعمائے احرار کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ دوسرے یہ کہ انہوں نے قیادت کے میدان میں اپنے کھوئے ہوئے وقار کو حاصل کرنے کے لئے یہ نیا ڈھونگ رچایا ہے۔ تاکہ مسلمان پھر اسی زلف گرہ گیر کے اسیر ہو جائیں جس کی الجھنوں میں وہ پہلے ایک مدت تک پھنسے رہے تھے۔

مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے اس موقع پر جو تقریر کی۔ اس کے متعلق خود احرار کے ترجمان اخبار "مجاہد" کا بیان یہ ہے کہ چونکہ مولانا کی تقریر کے متعلق یہ اندیشہ ہے کہ وہ پریس ایکٹ کی زد میں نہ آ جائے اس لئے اس کی مکمل رپورٹ یہاں درج نہیں ہو سکتی۔"

قصہ مختصر مولوی حبیب الرحمٰن نے بقول خود و بقول "مجاہد" یہ تقریر خالصتًا اس نیت سے کی۔ کہ حکومت انہیں گرفتار کر لے اور ان پر مقدمہ چلائے۔ اور کچھ عرصہ کے لئے جیل بھیج دے "مجاہد" کا بیان ہے۔ کہ اس تقریر کا کارنامہ انجام دینے کے بعد مولوی صاحب رات کے دو بجے تک پولیس کا انتظار کرتے رہے۔ لیکن پولیس نہ آئی۔ مجاہد کو موثق ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر حکومت نے مولوی صاحب پر مقدمہ چلایا۔ تو مجلس احرار پوری مستعدی سے مقدمہ کی پیروی کرے گی۔

قضیہ شہید گنج کے سلسلہ میں زعمائے احرار کی ابتدائی حکمت عملی یہ تھی۔ کہ سرکار کا قانون سکھوں کی حمایت میں ہے۔ اور مسلمانوں کی قانونی پوزیشن بہت کمزور ہے لہذا انہیں اس بارہ میں باوقار خاموشی کی روش اختیار کرنی چاہیئے۔ سکھ اگر مسجد کو گراتے ہیں۔ تو ان کے قانونی حق سے کسی قسم کی بازپرس نہیں کرنی چاہیئے۔ پھر انہوں نے مسلمانان لاہور کے اس اضطراب کو جو صحیح رہنمائی نہ ہونے کے باعث خطرناک صورت اختیار کر گیا کوسنا شروع کیا۔ اور مسلمانوں کو مسجد کی بازیابی اور واگذاری کی تحریک شروع کرنے سے یہ کہہ کر روکنے کی کوشش کی کہ اس کا نتیجہ کچھ نہ ہوگا۔ اور مسلمانوں کو اس میں شکست کھانی پڑے گی۔ کیونکہ اس معاملہ میں حکومت کی قوت۔ ہندو کا سرمایہ اور سکھ کی کرپان ان کے خلاف ہے۔ جب مسلمانوں پر ان کی اس تلقین کا اثر کچھ بھی نہ ہوا۔ جو اپنے آپ کو دانش اور عقل کل کے مالک اور سارے مسلمانوں کو بے وقوف اور بیرا از فہم ظاہر کر کے کی جا رہی تھی۔ تو زعمائے احرار نے بھی پہلو بدلا۔ اور یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ مسجد کے انہدام سے ہمیں بھی رنج پہنچا ہے۔ اور شہداء کی شہادت پر ہم بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح سوگوار ہیں۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں سول نافرمانی نہیں کرنی چاہیئے حالانکہ مسلمانوں نے سول نافرمانی کے کسی لائحہ عمل پر کاربند ہونے کا فیصلہ نہیں کیا تھا پھر اسی دوران میں یہ بھی کہا گیا۔ کہ جن مسلم زعما نے مسجد شہید گنج کی واگذاری کی تحریک شروع کی ہے۔ وہ ملک کے غدار ہیں۔ قادیانیوں سے مل گئے ہیں۔ محض احرار کی مخالفت کے لئے ایک بہانہ لے کر میدان عمل میں نکلے ہیں۔ زعمائے احرار خود تو مسجد شہید گنج کی بازیابی کو ناممکن تصور کرتے ہوئے اس مقصد کے لئے کسی قسم کی قربانی کرنے کو فضول سمجھتے تھے۔ لیکن انہوں نے متعدد شہروں میں اپنی پوزیشن صاف کرنے کے بہانہ سے ان لوگوں کے خلاف معرکہ آرائی شروع کر دی۔ جو اس حادثہ پر متالم و مضطرب تھے۔ اور مسجد کے حصول کے لئے جدوجہد کر رہے تھے۔ مختلف شہروں میں مسلمانوں کے مابین سر پھٹول کرائی گئی۔ فساد برپا کئے گئے۔ تشتت و افتراق پیدا کرنے کی مساعی معرض عمل میں لائی گئیں۔ اوائل ستمبر میں مجلس اتحاد ملی اور موتمر راولپنڈی نے ۲۰ ستمبر کو یوم مسجد شہید گنج منانے کا فیصلہ کیا اور زعمائے احرار ۱۶ ستمبر تک شملہ اور بعض دوسرے مقامات پر اپنے دوستوں سے مشورہ کرتے رہے۔ کہ آیا وہ اس روز کے مظاہروں میں شامل ہوں یا نہیں۔ آخر ۱۶ ستمبر کو انہوں نے بھی فیصلہ کر لیا۔ کہ مسجد کے انہدام پر سوگواری کا اظہار کرنے کے لئے مسلمانوں کا ساتھ دیا جائے۔

یہ ان لوگوں کا حال ہے۔ جو تمرد و رعونت کے بلند مناروں پر بیٹھ کر یہ کہتے تھے کہ لیڈر عوام کو اپنے پیچھے چلایا کرتے ہیں۔ ان کا کام عوام کے جذبات کے پیچھے چلنا نہیں۔ متذکرہ صدر اجمال سے جس کی صحت و درستی کا ثبوت مجلس مذکور کے اعلانات و بیانات بالخصوص اخبار "مجاہد" کے صفحات پر ثبت ہو چکا ہے۔ یہ ظاہر ہوگا کہ اس معاملہ میں زعمائے احرار نے کتنے پہلو بدلے اور کس طرح قدم بقدم انہی عامۃ المسلمین کے پیچھے چلنے پر مجبور ہوتے رہے۔ جن کا ساتھ دینا وہ اپنی شان کے منافی سمجھتے تھے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوگا۔ کہ ان لوگوں کی اس محیر العقول روش اور اس روش کی پے در پے حیرت انگیز تبدیلیوں نے اس مسئلہ کو کس قدر نقصان پہنچایا۔ اگر حکومت پر اور سکھوں پر یہ بات پہلے ہی دن واضح ہو جاتی۔ کہ مسلمان متحدہ طور پر مسجد کے انہدام پر برافروختہ ہو گئے۔ تو شاید وہ عواقب رونما نہ ہوتے جو مسجد کے انہدام مسلمانوں کی شہادت و جراحت۔ قید۔ نظربندی اور اخبارات کی ضمانتوں کی ضبطی وغیرہ کی صورتوں میں اس نا اتفاقی اور مجلس احرار اسلام کے بھٹکے ہوئے زاویہ نگاہ کے باعث جلوہ گر ہوئے۔

اس قسم کی روش کے بعد یکایک مولوی حبیب الرحمٰن کا افضل الجہاد اعلائے "کلمۃ الحق" کے لئے خطرہ کے میدان میں نمودار ہونا اور اپنے آپ کو گرفتاری اور قید وغیرہ کے لئے بلکہ بقول مشارٌ الیہ پھانسی کے تختے پر چڑھنے کے لئے پیش کرنا جو معنی رکھ سکتا ہے۔ وہ کسی ذی فہم سے مخفی نہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر کلمۃ الحق وہی ہے جس کے اعلاء کے لئے آج مولوی حبیب الرحمٰن صاحب ہر قسم کی "مشکلوں" "دانشوں" "معاملہ فہمیوں" اور "مصلحت ناشناسیوں" سے بے نیاز ہو کر میدان میں نکل رہے ہیں۔ تو گذشتہ دو ڈھائی ماہ کی مدت میں اس کا کتمان کیوں کیا گیا۔ بلکہ جو لوگ اس کلمۃ الحق کا اعلاء کر رہے تھے۔ ان کی عملی مخالفت کیوں کی گئی۔ یہ کیوں کہا گیا۔ کہ سکھوں کو مسجد کے گرانے کا قانونی حق حاصل تھا۔ لہذا انہوں نے مسجد گرا دی۔ ممکن ہے کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقا اس قسم کے تہور سے اس رنج کو کسی قدر کم کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ جو زعمائے احرار کی سابقہ روش سے مسلمانوں کے دلوں میں پیدا ہو چکا ہے

15

لیکن ہمارا خیال ہے۔ کہ اس طریق سے بھی زعمائے احرار کو عامۃ المسلمین کا وہ اعتماد حاصل کرنے کے معاملہ میں کامیابی نہ ہوگی جو استقرار حقِ قیادت کے لئے ضروری ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ مولوی صاحب کے گرفتار ہونے مقدمہ چلنے اور سزایاب ہونے سے جمہور میں زعمائے احرار کے متعلق ایک گونہ دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس سارے قصہ کا اثر اصل مسئلہ یعنی مسجد شہید گنج کی واگذاری اور بازیابی پر کیا پڑے گا۔ کیا یہ بہتر نہ تھا۔ کہ زعمائے احرار اس تعطل و تذبذب کے بعد جو اس معاملہ میں ان سے ظاہر ہوا ایک دم اس قدر آگے نکل جانے کی کوشش نہ کرتے بلکہ قدم بقدم عامۃ المسلمین کے ساتھ چلتے اور اس لائحہ عمل کی طیاری میں ممد و معاون ہوتے۔ جس کے لئے حضرت امیر ملت سید حافظ پیر جماعت علی شاہ ایک مجلس مشاورت منعقد کرنے والے ہیں۔ ہماری دیانتدارانہ رائے یہ ہے۔ کہ ایک ہی مقصد کے لئے دو اکھاڑے بنانا قومی مفاد کے لئے بہت مضرت رساں امر ہے۔ اور اس قسم کا طریق اختیار کرنے سے قوم میں انتشار پیدا کرنے کے سوا اور کوئی مقصد حاصل نہ ہوگا۔

ریاست جموں میں احمدیوں پر مظالم اور قاتلانہ حملے

ریاست کے احرار لیڈروں نے جب سے اپنی خاص اغراض کی خاطر جمہور مسلمانان ریاست سے علیحدگی اختیار کر کے ایک ایسی پارٹی بنائی ہے۔ جو مسلمانوں کی عموماً اور احمدیوں کی خصوصاً مخالفت کرنے، انہیں نقصان پہنچانے۔ ملک میں فتنہ و فساد پھیلانے میں مصروف ہے۔ اسی وقت سے حکومت نے اس مفسد پارٹی کو کھلی اجازت دے رکھی ہے کہ جس طرح چاہے فتنہ و فساد پھیلاتی رہے۔ اس پارٹی نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف گندہ لٹریچر تقسیم کیا۔ احراری مولوی پنجاب سے منگوا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی شان میں توہین آمیز اور فتنہ خیز تقاریر کرائیں۔ اور فتویٰ تکفیر مجعول احمدیوں کو واجب القتل قرار دیا۔ احمدیوں کے بائیکاٹ کی تلقین کی۔ کبھی قبرستان کا سوال پیدا کیا۔ لیکن افسوس حکومت نے اس خلاف قانون اور امن شکن تحریک کی طرف توجہ نہیں کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب احمدیوں پر قاتلانہ حملے ہو رہے ہیں۔ چنانچہ بھدرواہ میں احمدی علماء پر قاتلانہ حملہ ہوا اور وہ بری طرح مجروح ہوئے۔ مڑوہ واڑون علاقہ کشتواڑ کے احمدیوں پر طرح طرح کے مظالم کئے جا رہے ہیں۔ مولوی نور احمد صاحب کے قتل کے منصوبے ہو رہے ہیں اور دو دفعہ ان پر حملہ بھی ہو چکا ہے۔ چھابہ کوٹ۔ رتیال وغیرہ تحصیل راجوری کے احمدیوں پر بھی مظالم ڈھائے جا رہے اور ان پر مقدمات قائم کئے جا رہے ہیں۔

ہم حکومت سے پوچھتے ہیں کہ فتنہ پردازوں کو کب تک کھلی اجازت دی جائیگی کیا حکومت اس فتنہ کا انسداد کر کے اقلیت کی حفاظت نہیں کرے گی۔ (نامہ نگار)

اخبار "مجاہد" کے ایک صریح جھوٹ کی تردید

اخبار "مجاہد" ۲۲ راگست ۳۵ء میں ایک توبہ نامہ شائع ہوا ہے۔ اگرچہ اس قسم کے اعلانات میں صداقت نہیں ہوا کرتی۔ اور محض لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالنے کے لئے احرار اشرار ایسے اعلانات شائع کرتے رہتے ہیں۔ جس سے عام لوگ واقف ہو چکے ہیں تاہم اس اعلان کی حقیقت ظاہر کی جاتی ہے۔ محلہ گل چمن گل کی مسجد خضر بابا میں دو اشخاص یعنی احمد کشمیری پسر مقبول اور محمد اکرم پسر اسد جان ممبر کی طرف سے فسخ احمدیت کا اعلان کرایا گیا۔ مگر ہم ان دونوں اشخاص سے واقف نہیں اور نہ جماعت احمدیہ لدھیانہ میں کبھی شامل ہوئے۔ ہمارے پاس احمدیوں کا ریکارڈ رہتا ہے۔ یہ محض پبلک کو دھوکا دینے کے لئے کیا گیا ہے۔ یہ دونو آدمی نہ اب کبھی تھے اور نہ جماعت احمدیہ لدھیانہ میں شامل ہوئے۔ ہم اس کے متعلق احراری اخبار کو سوائے اس کے کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی گرفت سے ڈرے اور یوں روز روشن میں مخلوق خدا کو دھوکا نہ دے اس کے بعد ہم اس کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کا احمدی ہونا ثابت کرے۔ اور بتائے کہ کتنے عرصہ سے وہ احمدیت میں داخل تھے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ بفضل خدا لدھیانہ میں احرار ایجی ٹیشن میں بعض نئے احمدی ضرور ہوئے ہیں اور بعض تحقیق کر رہے ہیں۔

خاکسار:- سید صوفی محمد عبد الرحیم سکرٹری جماعت احمدیہ محلہ صوفیاں۔ لدھیانہ

بجٹ فارموں کے متعلق ضروری اعلان

متعدد مرتبہ جماعت ہائے مندرجہ ذیل کو بذریعہ اعلانات اور چٹھیوں کے یاد دہانی کرائی گئی ہے۔ مگر افسوس کہ پوری توجہ نہیں کی گئی۔ چونکہ وقت بہت گذر چکا ہے۔ اس لئے اب میں اس آخری اعلان کے ذریعہ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ براہ مہربانی اس اعلان کے بعد ۲۰ یوم کے اندر اندر اپنی جماعتوں کے بجٹ ۳۵-۳۶ء تشخیص کر کے ارسال فرمادیں ورنہ میں یہ مجبور ہوں گا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بذریعہ ناظر صاحب بیت المال اپنی آخری رپورٹ کے ساتھ ان جماعتوں کے نام پیش کردوں جو مستحق احباب چندہ میں تخفیف کے خواہاں ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں معہ تصدیق پریذیڈنٹ یا امیر بجٹ کے ہمراہ بھجوادیں۔ ورنہ کوئی دوست رعایت کا مستحق نہ ہوگا۔

وہ جماعتیں جن کی طرف سے بجٹ تاحال موصول نہیں ہوئے۔ حسب ذیل ہیں۔

بھوپال۔ ناگ پور۔ نندگروہ بلگام۔ یادگیر گلبرگہ۔ ناندیر حیدرآباد دکن۔ بلگام سیمو برما۔ ادت کو حیدرآباد دکن۔ بنگلور چھاؤنی۔ بمبئی۔ دارجیلنگ۔ ساتان کلم۔ پونا۔ ٹاٹانگر۔ جمشید پور۔ کامپٹی۔ سی۔پی۔ احمدی پاڑا بنگال۔ کہرودا۔ سوداگر پاڑا۔ ہنزمور ایل سرائیل۔ پرچکیشا نہ۔ بشنو پور۔ تاردا۔ تیرہ گھائی بھرت پور۔ مانڈروک۔ مولوی پاڑا۔ باہر نگر۔ بقر کاندہ۔ باجیت پور۔ دگھون۔

خاکسار:- غلام مجتبیٰ جائنٹ ناظر بیت المال۔

تحریک دیہات سدھار کا ایک جلسہ

۲۵ ستمبر۔ موضع انشوال ضلع گورداسپور میں مڈل سکول گھمن کلاں کے سٹاف و طلباء نے لوئر مڈل سکول بھڈال کی معیت میں دیہات سدھار کے متعلق جلسہ کیا۔ پہلے طلباء و استاد صاحبان نے پروپیگنڈا اور گیت کی نظمیں گاتے ہوئے گاؤں سا چکر لگایا۔ گلیاں صاف کی گئیں۔ گڑھے پُر کئے گئے۔ نالیاں صاف کیں۔ پھر گاؤں کی پروپیگنڈا پارٹی نے رنگ برنگ کی جھنڈیوں کے ساتھ جلوس نکالا۔ ٹھیک گیارہ بجے جلسہ کی کارروائی جناب مولوی فتح خان صاحب ہیڈ ماسٹر کے زیر صدارت شروع ہوئی متعدد اصحاب نے ہیضہ۔ ملیریا۔ تعلیم اور تربیت اولاد پر تقاریر کیں۔

اختتام جلسہ پر ملک معظم اور ملکہ میری زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ صاحب صدر نے افسران محکمہ تعلیم اور انجمن احمدیہ انشوال کا شکریہ ادا کیا۔ حاضرین کی انجمن احمدیہ کی طرف سے چائے اور تواضع کی گئی۔ ازاں بعد خاکسار ناظم جلسہ محمد رمضان مدرس انشوال نے چند قراردادیں پیش کیں۔ جو کہ باتفاق آراء منظور ہوئیں۔

نامہ نگار

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۲۰؍ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ اگلے ہفتہ کونسل مشاورتی کمیٹی قائم کی جائے گی جو وسط اکتوبر میں اجلاس منعقد کر کے کھدائی کے کام کو بسرعت انجام دینے کے سوال پر غور کرے گی۔

گوا ۲۹؍ ستمبر۔ ڈیلی ایوننگ نیوز کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ سنڈن کے جو پرتگیزی ہندوستان کی واحد باجگذار ریاست ہے۔ راجہ کو کسی شخص نے قتل کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ابھی کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

کراچی ۲۸؍ ستمبر۔ ایک اُنل گرلز ہائی سکول میں ۳۰ روپیہ ماہوار کی ایک اسامی خالی تھی۔ جس کے لئے ۲۶۴ خواتین کی درخواستیں آئیں۔ جن میں سے دو گریجوایٹ ۴۴ ایف اے اور باقی میٹرک پاس تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم یافتہ خواتین کے لئے بھی ملازمت کا دائرہ تنگ ہو رہا ہے۔

کلکتہ ۲۹؍ ستمبر۔ آج سپیشل پولیس نے کانگریس سوشلسٹ پارٹی کے دفتر اور دیگر متعدد مقامات پر چھاپے مارے اور ضبط شدہ لٹریچر برآمد کیا۔

سری نگر ۲۸؍ ستمبر۔ ریاست کشمیر کے سیاسی حلقوں میں اس امر پر اظہار تشویش کیا جا رہا ہے۔ کہ برٹش گورنمنٹ لارج کو بھی اپنے قبضہ میں کرنا چاہتی ہے اور اس کے متعلق دیر سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔

لاہور ۲۹؍ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ستیہ پال صدر انڈین نیشنل کانگریس کمیٹی اکتوبر کے پہلے ہفتہ رہا کر دیئے جائیں گے۔

شملہ ۲۹؍ ستمبر۔ بالائی مہمند علاقہ کی صورت حالات ابھی تک پرسکون ہے صافی قبیلہ کے سرکردہ لیڈر صلح کی غرض سے پشاور آ رہے ہیں۔

جالندھر ۲۹؍ ستمبر۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اسمبلی کی رکنیت کے لئے آزاد امیدوار مسٹر ہنسراج کے حق میں پراپیگنڈا کرنے کے لئے حلقہ جالندھر میں دورہ کر رہے ہیں۔

شملہ ۲۸؍ ستمبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں صدر کونسل نے سر فلپ چیٹوڈ کمانڈر انچیف افواج ہند کی اعلیٰ خدمات کا اعتراف کیا۔ سر موصوف نے اس کے جواب میں ہاؤس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ ملازمت سے سبکدوش ہو کر بھی میں ہندوستان کی ترقی کے لئے کوشش کرتا رہوں گا۔

بمبئی ۲۸؍ ستمبر۔ ہفتہ رواں کے دوران میں بمبئی سے یورپ اور امریکہ کو ۷۶۹۳۴۴۷ روپے کا سونا بھیجا گیا۔ اس وقت تک کل سونا مالیتی ۲۴۴۹۰۹۵۲۷۸ روپیہ ہندوستان سے باہر جا چکا ہے۔

نتھیا گلی ۲۸؍ ستمبر۔ مشہور سرحدی باغی چمنی کے جسے چارسدہ ڈویژن میں ایک مہمند نے قتل کر دیا تھا۔ کئی اور ساتھی گرفتار کئے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۸؍ ستمبر۔ دو عورتیں جعلی سکے بنانے کے الزام میں گرفتار کی گئیں۔ ان سے ۱۱ چونیاں اور ۱۹ دونیاں نقلی کی برآمد ہوئیں۔

لاہور ۲۸؍ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے دفتر میں تلوار فروشی کا لائسنس حاصل کرنے والوں کی بے شمار درخواستیں پہنچ گئی ہیں۔

عدیس آبابا ۲۹؍ ستمبر۔ افریقہ میں اطالوی افواج پے در پے پہنچ رہی ہیں اس کے مقابلہ میں ابی سینیا عام فوجی تیاری کے اعلان میں زیادہ تاخیر نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اس مضمون کا تار شاہ حبشہ کی طرف سے لیگ کونسل کے صدر کو بھیجا جا چکا ہے۔

کوئٹہ ۲۹؍ ستمبر۔ گزشتہ شب ساڑھے دس بجے یکے بعد دیگرے زلزلہ کے دو جھٹکے محسوس ہوئے۔ لوگ اپنے بستروں سے چونک پڑے کسی قسم کے نقصان کی کوئی اطلاع نہیں پہنچی۔

بنارس ۲۹؍ ستمبر۔ امپیریل کونسل آف ریسرچ نے بنارس یونیورسٹی کے شعبہ تحقیق زراعت کو گندم اور نیشکر کے متعلق تحقیق کرنے کے لئے ۶۵۰۰۰ روپیہ عطا کئے ہیں۔

سکندر آباد ۲۸؍ ستمبر۔ گذشتہ ہندو مسلم فسادات کے سلسلہ میں سرکاری تحقیقات کی بنا پر ریذیڈنسی نے ایک ہندو وکیل کو ریاست سے نکل جانے کا حکم جاری کیا ہے۔

لنڈن ۲۸؍ ستمبر۔ لارڈ ریڈنگ سابق وائسرائے ہند جو بیمار تھے۔ اب رو بصحت ہیں۔ لیکن ابھی ہسپتال ہی میں ہیں۔

امرتسر ۲۸؍ ستمبر۔ بٹالہ کے شکر اور روئی کے کارخانوں میں مزدوروں کی ہڑتال آج ختم ہو گئی ہے۔ اور مزدوروں کو تنخواہیں مل گئی ہیں۔ یہ ہڑتال ۲۷ ستمبر کو تنخواہیں مقررہ وقت پر نہ ملنے کی وجہ سے عمل میں لائی گئی تھی۔

لائل پور ۲۸؍ ستمبر۔ آج زمیندار کانفرنس کا لائل پور میں اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں دو ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ پہلے ریزولیوشن میں چوہدری چھوٹو رام صاحب کے تحفظ مقروضین بل کی حمایت کی گئی۔ دوسرے ریزولیوشن میں قرضہ ریلیف بجٹ کی عدم کفایت کو واضح کیا گیا۔

مارسیلز ۲۸؍ ستمبر۔ فرانسیسی سمالی لینڈ میں فوجی استحکام کے لئے بارہ سو سپاہیوں کا ایک جہاز آج جبوتی کو روانہ ہو گیا۔

لنڈن ۲۸؍ ستمبر۔ برطانیہ کے محکمہ معدنیات کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ۱۹۳۴ء میں کوئلے کی رسد گذشتہ سالوں سے بہت زیادہ رہی ہے۔

پورنیہ ۲۸؍ ستمبر۔ شدید بارش کی وجہ سے شہر پورنیہ زیر آب ہے۔ عمارات منہدم ہو رہی ہیں۔ بڑی سڑک کا ایک حصہ جس میں زلزلہ بہار کی وجہ سے شگاف پڑ گیا تھا۔ بالکل غرق ہو گیا ہے۔

گوجرانوالہ ۲۸؍ ستمبر۔ گوجرانوالہ میں "بائی مسلم" پراپیگنڈا کے مقابلہ میں ہندوؤں نے "بائی ہندو" پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ طرفین میں کشیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ حکام ناخوشگوار واقعات کے امکان کو دور کرنے کے لئے ہر قسم کی احتیاط عمل میں لا رہے ہیں۔

شملہ ۲۸؍ ستمبر۔ مسٹر اسے لطیفی فنانشل کمشنر پنجاب ۷ اکتوبر کو رخصت پر جا رہے ہیں۔ انکی غیر حاضری میں خان بہادر میاں عبدالعزیز فنانشل کمشنر کے فرائض سرانجام دیں گے۔

لدھیانہ ۲۸؍ ستمبر۔ ایک شخص مسمی محمد یعقوب نے مقامی احرار کے بعض والنٹیروں کے خلاف زیر دفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ احراری لنگوں نے احرار کے ایک جلسہ میں جس میں مولوی حبیب الرحمن نے تقریر کی تھی۔ اسے ضربات لگائی تھیں۔

لائل پور ۲۸؍ ستمبر۔ پنجاب سی آئی ڈی نے تین سوشلسٹ کارکنوں کو زیر دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند گرفتار کیا ہے۔

شملہ ۲۸؍ ستمبر۔ مسٹر گاندھی، بابو راجندر پرشاد اور وائسرائے ہند کے درمیان زلزلہ کوئٹہ کے سلسلہ میں جو خط و کتابت ہوئی تھی۔ اسے مسٹر ستیہ مورتی نے شائع کر دیا ہے۔ حکومت ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ سے راجندر پرشاد کو جو جواب موصول ہوا تھا۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ کوئٹہ میں پرائیویٹ اشخاص کے داخلہ کی ممانعت اشد ضروری تھی۔ اس لئے کسی پرائیویٹ آدمی کو وہاں جانے کی اجازت نہ دی گئی۔

ناگپور ۲۸؍ ستمبر۔ صدر ٹریڈ یونین کانگرس نے ایک بیان میں مسٹر سبھاش چندر بوس کو آئندہ کانگریس کا صدر بنائے جانے کی حمایت کی ہے۔ کیونکہ ان کے خیال میں مسٹر سبھاش چندر بوس نے ملک کے لئے انتہائی قربانیاں کی ہیں۔

امرتسر ۲۸؍ ستمبر۔ گندم تیار ۲ روپے ۱۵ آنے ۶ پائی نخود تیار ۲ روپے دیسی کھانڈ ۹ روپے ۱۲ آنے سے لیکر ۱۰ روپے ۶ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی